50502/373

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیانِ عظام اس مسئلے کے بارے میں کہ:

① گندم کی جو فصل بارانی پانی سے سیراب کرنے کیلئے اُگایا گیا ہو۔
لیکن پھر ایک یا دو مرتبہ ٹیوب ویل کی پانی سے سیراب
کیا جائے۔ (پانی اپنی ہو یا کسی دوسرے کا ہو)۔
تو اب اس کاشت کی پیداوار کی زکوۃ عُشر کے حساب سے ہوگا یا نصف عشر کے۔

② اور جو کاشت ٹیوب ویل کی پانی سے سیراب کرنے کیلئے اُگایا گیا ہو۔
لیکن کثرتِ بارشوں کی وجہ سے اُسے ایک ہی مرتبہ ٹیوب ویل کی پانی کی ضرورت
پڑے۔ تو اس کاشت کی زکوۃ عُشر کے حساب سے ہوگا یا نصف عشر کے حساب سے۔

جواب دیکر مشکور و ممنون فرمائیں۔

المستفتی: صدیق اللہ حبیب زئی
تحصیل و ضلع قلعہ عبداللہ

دار الافتاء
16/7/22

موبائل نمبر: 03471224176

جواب منسلک ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔زمین کی پیداوار میں عشر یا نصف عشر کے وجوب کا اصل مدار آب پاشی پر ہے، جس زمین کی مکمل یا زیادہ تر آب پاشی بارش کے پانی یا مفت نہری پانی سے ہو، اس زمین کی پیداوار میں عشر دینا واجب ہے۔ لہذا سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق "جس زمین کی فصل زیادہ تر بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہو لیکن ایک یا دو مرتبہ ٹیوب ویل کے پانی سے بھی سیراب کی جائے" اس میں عشر دینا ہی واجب ہوگا۔

(۲)۔۔۔اور جس زمین کی فصل عموماً ٹیوب ویل کے پانی سے سیراب کی جاتی ہو لیکن کسی سال کثرت بارشوں کی وجہ سے اسے ٹیوب ویل کے ذریعہ سیراب کرنے کی ضرورت بہت کم پڑے، صرف ایک مرتبہ ٹیوب ویل کے پانی سے سیراب کی جائے باقی ساری مدت بارش کے پانی سے سیراب ہو، تو اس میں بھی عشر دینا واجب ہوگا۔

سنن أبي داود-ن (2/ 22)

1598 - حدثنا هارون بن سعيد بن الهيثم الأيلى حدثنا عبد الله بن وهب أخبرنى يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن أبيه قال قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم- « فيما سقت السماء والأنهار والعيون أو كان بعلا العشر وفيما سقى بالسوانى أو النضح نصف العشر ».

الدر المختار (2/ 326)

و (يجب) العشر في (مسقي سماء) أي مطر (وسيح) كنهر (و) (نصفه في مسقي غرب) أي دلو كبير (ودالية) أي دولاب لكثرة المؤنة وفي كتب الشافعية أو سقاه بماء اشتراه وقواعدنا لا تأباه ولو سقى سيحا وبآلة اعتبر الغالب ولو استويا فنصفه وقيل ثلاثة أرباعه.

الفتاوى الهندية (1/ 186)

وإن سقي سيحا وبدالية يعتبر أكثر السنة فإن استويا يجب نصف العشر كذا في خزانة المفتين.................واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

عبدالودود

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۴۳۷/۴/۲۱ھ

۲۰۱۶/۰۲/۰۱ء

الجواب صحیح

۲۲ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

بندہ محمد رفیع عفا اللہ عنہ

۲۱/۴/۱۴۳۷ھ

مفتی

دار الافتاء